14دسمبر 2010ء

پاکستان کے مالی نظام کا حجم جون 2010 تک بڑھ کر 92 کھرب روپے ہوگیا: اسٹیٹ بینک

جون 2010ء کے آخر میں پاکستان کے مالی نظام کا سائز اثاثوں کے لحاظ سے بڑھ کر 92 کھرب روپے ہوگیا جو دسمبر 2008ء کے سائز 77.1 کھرب روپے کے مقابلے میں 20 فیصد کی بھاری نمو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بات آج جاری ہونے والی اسٹیٹ بینک کی رپورٹ 'مالی استحکام کا جائزہ 10-2009ء' میں کہی گئی۔

اس رپورٹ میں کیلنڈر سال 2009ء اور کیلنڈر سال 2010ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی استحکام کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کا مرکزی خیال ''مالی شعبے میں حکومت کا کردار'' ہے اور اس میں ملک کے اندر مالی ترقی کو فروغ دینے میں حکومت کے کردار کو جانچا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ مالی نظام کی بنیاد زیادہ تر بینکاری شعبے کی غالب حیثیت ہے اور مالی نظام کے دیگر اجزا تدریجی رفتار سے نمو پا رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ''ملکی شعبہ بینکاری کے اثاثے پوری مالی نظام کے اثاثوں کا 73.2 فیصد ہیں''۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ بینک ڈپازٹس جو مالی استحکام برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، کیلنڈر سال 2009ء کے دوران 13.5 فیصد بڑھ گئے اور کیلنڈر سال 2010ء کی پہلی ششماہی میں ان میں 8.2 فیصد اضافہ ہوا۔ اس طرح 2010ء کے جون کے آخر تک بینکاری نظام کے مجموعی ڈپازٹس 51 کھرب روپے ہوگئے۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ ''یہ مالی استحکام کے لیے آئندہ امکانات کے لیے اچھی علامت ہے خصوصاً کیلنڈر سال 2008ء میں ڈپازٹس کی نمو میں سست رفتاری کے پیش نظر۔''

رپورٹ کے مطابق ڈپازٹس کی نمو ملک میں آنے والی ترسیلات کی 23.9 فیصد (امریکی ڈالر میں) نمو، بتدریج معاشی بحالی اور حکومتی قرض میں، جس کا ایک حصہ ڈپازٹس کی شکل میں بینکاری نظام میں واپس چلا جاتا ہے، نمایاں اضافے کی بنا پر ہوئی۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ ڈپازٹ کی اچھی نمو یہ ظاہر کرتی ہے کہ بینک قومی بچت اسکیموں سے، جن میں عموماً بینکوں کے ڈپازٹس کے مقابلے میں زیادہ منافع دیا جاتا ہے، مسابقت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق قرضوں کے معیار میں خرابی کی رفتار خاصی کم ہوگئی کیونکہ کیلنڈر سال 2009 میں غیر ادا شدہ قرضے (NPLs) 24.2 فیصد بڑھ کر 432 ارب روپے ہوگئے اور کیلنڈر سال 2010ء کے آخر جون تک مزید 6.4 فیصد بڑھ کر 460 ارب روپے ہوگئے۔ رپورٹ کے مطابق ''آئندہ برسوں میں غیر ادا شدہ قرضے بینکاری شعبے کے لیے بڑا مسئلہ بنے رہیں گے۔''

تاہم رپورٹ میں کہا گیا کہ محاصل پیدا کرنے کے عمل میں ساختی (structural) کمزوریوں، حکومتی اخراجات میں کمی نہ آنے اور نیم مالیاتی (quasi-fiscal) اقدامات میں اضافے سے مالیاتی بوجھ میں اضافہ ہوگیا ہے جو زیادہ سے زیادہ مالی نظام سے ہی پورا کیا

جارہا ہے۔

رپورٹ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی کہ 2009ء کے دوران اور 2010ء کی پہلی ششماہی میں حکومت کو بینکوں کی جانب سے رقوم کی فراہمی خاصی بڑھ گئی، بالخصوص گردشی قرضے کے جاری مسئلے کی بناپر بجلی کے شعبے میں ارتکاز (concentration) ہوا اور بالعموم سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور اجناسی مالکاری میں۔ چونکہ حکومت زیادہ وفادار کلائنٹ ہوتی ہے اس لیے بینکوں کا حکومت اور سرکاری شعبے کو زیادہ قرض دینے کا رویہ معیشت کی پیداواری سرگرمیوں میں رکاوٹ ڈالتا ہے علی الخصوص تدریجی معاشی بحالی کے دور میں۔ اس سے نجی شعبے کے لیے قرضوں کی گنجائش کم ہوجاتی ہے جس کے معاشی نمو پر طویل مدتی اثرات پڑتے ہیں اور بینکوں کا اثاثہ جاتی معیار (asset quality) اور اس کے نتیجے میں مالی استحکام متاثر ہوتا ہے۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ اگرچہ موجودہ حالات میں ہوسکتا ہے کہ بینک محتاط رویہ اختیار کرتے ہوئے اپنے قرضے اور سرمایہ کاری کے جزدان (portfolio) سرکاری شعبے کے حق میں مختص کریں تاکہ قلیل مدت میں زیادہ سے زیادہ منافع کما سکیں اور خطرات کو کم سے کم کرسکیں تاہم طویل مدتی حکمت عملی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے جزدان میں نجی شعبے کے حق میں بھی، جو نمو اور پیداواریت کا اصل محرک ہوتا ہے، رقوم مختص کریں۔ فی الوقت نجی شعبے کی سمت بینکوں کے قرضوں کا بہاؤ رکاوٹ کا شکار ہے اور مالی وساطت (financial intermediation) کا بنیادی مقصد پورا نہیں ہورہا یعنی وسائل کی مؤثر تقسیم۔ رپورٹ میں اس رجحان کو ترجیحی بنیادوں پر تبدیل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

مالی نظام کے دیگر اجزا کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ میں کہا گیا کہ غیر بینک مالی اداروں (NBFIs) کے حوالے سے فنڈنگ کا خطرہ جو کیلنڈر سال 2008ء میں ان کی کاروباری بقا کے لیے بڑا خدشہ بن کر ابھرا بدستور نظمی خطرے (systemic risk) کا باعث بنا ہوا ہے۔ دوسری طرف بیمے کا شعبہ اپنے چھوٹے سائز اور کم نفوذ (penetration) کے باوجود معیشت کو ضروری مدد فراہم کررہا ہے۔

مالی منڈیوں کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا کہ عالمی مالی بحران کی ابتدا کے بعد بین الاقوامی مالی منڈیوں میں تو بہت اتار چڑھاؤ آیا ہے لیکن پاکستان کے مالی بازار مضبوط ہوئے ہیں جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ عالمی مالی منڈیوں سے مربوط نہیں اور اصلاحات کے جاری عمل کے جواب میں ملکی مالی بازار اپنے مالی وساطت کے فریضے کی انجام دہی کے حوالے سے مالی نظام کو ضروری مدد فراہم کررہے ہیں۔

مفصل رپورٹ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ www.sbp.org.pk پر دستیاب ہے۔

☆☆☆☆